

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ/ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۲۸ جلد ۸ | لودیانہ ۸ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

عبدالرحمان خاں بغیر جنگ کئے صلح کرنا نہیں چاہتا ہی= **سلطنت روم** کا آخری وقت آپہنچا ہی= **میر** محمد رحیم خاں نے ایک ہزار غازی از قوم صافی قلعہ بلند میں طلب کئے ہیں= **حوالی** ارغندیہ کوتل میں بہت ڈاکو پہنچ گئے ہیں= **موسی** خان معہ اپنے ہمراہیوں کے خروار میں موجود ہی= **خان** قوقندروسیوں کے خوف سے بھاگ گیا ہی= **خبر** ہی کہ حضور گورنر جنرل ہند نے اپنے ہمراہ باڈی گارڈ کا رکھنا موقوف کردیا ہی= **یونان** اپنی فوج اور فوجی سامان کو سرتوڑ بنارہا ہی= **پونا** والوں نے سرکار سے درخواست کی ہی کہ شہر سے تمام شراب کی دوکانیں اُٹھادیجائیں= **جرمنی** کی فوج کی اصل تعداد اسوقت ۷ لاکھ ۲۰ ہزار ہی= **غلدان** بر ہمائی شہروں کو جلارہے ہیں= **سلطان** روم نے ایک وسیع قطعہ جرمن کو دیا ہی گویا رشوت میں= **نواب گنج** کے پوسٹماسٹر کو بجرم خیانت ایک منی آرڈر کے ۶ ماہ کی قید ہوئی= **ملکہ** سپین عازم لنڈن ہیں= **غزنی** میں مفسدوں کا نام حال کثیر تجاوزہ ہو رہا ہی= **چین** نے پہلی ہی لڑائی میں جو ہفتہ حال میں ہوئی تھی روسیوں کو شکست دیدی= **سلطان** روم برلن کی تجاویز کو نہیں مانتا پچھتاویگا= **محمد** جان قلعہ امیر میں معہ تین ہزار آدمیوں کے پہنچا ہی= **گریفن** صاحب کی بابت جو مشہور ہوا تھا کہ وے گورنر جنرل ہند کے بولائے ہوئے شملہ میں آتے ہیں سو غلط ہی= **کابل** میں ۳ جولائی کو حادثہ جنگی ہوئی جسمیں چند آدمی مجروح ہوئے= **عبدالرحمان** خاں کے لئے مقام پزوان میں رسد جمع ہورہی ہی= **جو** پل سکاٹلنڈ میں ٹوٹا تھا اُسکے ٹوٹنے کی غفلت اُسکے بنانے والے کے ذمہ عاید ہوئی= **سلطان** روم البینیا والوں کو اُکساتا ہی کہ یونان والوں کا مقابلہ کرو= **شملہ** میں ۸ روز لگاتار بارش ہوتی رہی

معلوم ہوا ہی کہ انگلستان میں اٹھاون ہزار مدرسے ہیں جنمیں ۳ لاکھ لڑکے تعلیم پاتے ہیں= **آسٹریا** میں ۳۰ ہزار مدرسے ہیں اور ۳ لاکھ متعلم= **اٹلی** میں ۴۲ ہزار مدرسے ہیں اور ۱۹ لاکھ متعلم= **روس** میں ۳۲ ہزار مدرسے اور ایک لاکھ دس ہزار متعلم ہندوستان کا مقابلہ ہائے کیا ہم یورپ سے کرسکتے ہیں **وزیراعظم** روس برلن میں واسطے شریک ہونے جلسہ کانفرنس کے آگئے ہیں اور روس و فرانس معاملات ترکی کے تصفیہ کے لئے راضی ہیں= **خدیو** مصر معزول کی درخواست مصر میں آنے کی سلاطین یورپ نے منظور نہیں کی اب اُنکا ارادہ ہی کہ حضور سلطان روم سے اِسبارہ میں کچھ سفارش کرائیں= **چینی** اخبار لکھتا ہی کہ گورنمنٹ چین نے اپنی تمام قلمرو میں افیون کھانیکی ممانعت کردی ہی اور احکام نافذ کئے ہیں کہ دو مہینے بعد جو شخص رعیت سے افیون کھائیگا مستوجب سزا ہوگا اگر ہندوستان میں بھی ایسا ہی حکم ہو تو خوب ہی

نور افشاں

—— یکم جولائی کو جناب جنرل ہلمز صاحب کو خبر پہونچی کہ مقام پدکاو میں جو کہ کابل سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہی اہل زرمٹ کے بہت سے لوگ جو ہمارے مخالف ہیں بارادہ جنگ جمع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ صاحب موصوف نے جنرل پلیسیر صاحب کو معہ ساڑھے پانسو سواروں کے مقابلہ کے لئے روانہ کر دیا۔ جسوقت مخالفونکو یہہ معلوم ہوا کہ لشکر انگریزی چلا آتا ہی تو مخالف جو سوار تھے معہ اپنے سرداروں کے پہاڑ کی طرف بھاگ گئے مگر ان میں سے آٹھ سو پیادے جب بھاگ نہ سکے تو جنگ کے لئے طیار ہوئے اور کچھہ عرصہ تک خوب لڑتے رہے۔ لیکن انگریزی سواروں نے اُن پر سخت حملہ کیا جس سے وے پراگندہ ہو گئے۔ مگر پھر بھی سواروں نے اُن کا ۵ میل تک تعاقب کیا اور اُن کو مارا۔ اِس جنگ میں دشمن کے ۲۵۰ آدمی کام آئے ہماری طرف سے صرف تین آدمی مقتول و ۲۴ مجروح ہوئے۔ اور دشمنوں کے بہت سے ہتھیار ہمارے ہاتھہ آئے + یقین ہی کہ اگر پیشتر سے اِس قسم کی کاروائی ہوتی رہتی تو کبھی کا افغانستان کا معاملہ فیصل ہو جاتا +

—— ۳ جولائی کی تار خبر سے معلوم ہوا کہ افضل خان خانہ آباد سے کابل میں واپس آگیا ہی اور سردار عبد الرحمان خان کے پاس سے جوابی مراسلات لایا ہی۔ تاحال اُن مراسلات کے مضامین سے کسی کو واقفیت نہیں ہوئی لیکن یہہ پایا جاتا ہی کہ سردار عبد الرحمان خان نے سرکار انگریزی کے منشاء کو قبول کر لیا ہی اب عبد الرحمان خان کو ۱۶ جولائی تک اَور مہلت دی گئی ہی تاکہ وہ ہمارے سوالات کا پختہ اور صاف صاف جواب دے + دیکھا چاہیے کہ اب عبد الرحمان خان کیا جواب دیتا ہی +

—— تاریخ مذکورہ کو حضور لارڈ لٹن سابق گورنر جنرل ہند بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر انگلستان کی طرف تشریف لیگئے + صاحب ممدوح کا اِستقبال جس طرح انگلستان سے آتے وقت بمبئی میں ہوا تھا اب روانگی کے وقت اُسکا عشرہ عشیر بھی نہ ہوا۔ کیونکہ جب جہاز پر سوار ہونے لگے تو وہاں لفٹنٹ گورنر بمبئی احاطہ کے سوا اَور کوئی نامی افسروں میں سے حاضر نہ تھا +

—— قسطنطنیہ کی تار برقی مورخہ ۲ جولائی سے معلوم ہوا کہ سلطنت روم کا اِرادہ ہی کہ کانفرنس برلن کے تجاویز کی مخالفت کیجاوے اور اسیواسطے سلطان کا لشکر تیار ہو رہا ہی + اِسپر صاحب سیول اینڈ ملٹری گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہہ وہ پُرانا طریقہ ہی جو کہ پاشاؤں کے لئے بار بار اِستعمال کیا گیا ہی کہ جب ہم مخالفت کے لئے کھڑے ہونگے تو ہمارے درمیان صلح کرانیوالے بھی کھڑے ہو جائینگے۔ اور ثالث آپس میں رشک وحسد کی آگ میں پڑ کر سلطنت کو کچھہ عرصہ تک زندہ رکھنے کو تیار ہو جاویں۔ یہی طریقہ کچھہ عرصہ تک مصر کے لئے جاری رہا مگر آخر کار یہہ طریقہ توڑا گیا اور اِسمعیل پاشا خدیو کے عہدہ سے خارج کیا گیا + معلوم ہوتا ہی کہ سلطان عبد الحمید خان کی تقدیر میں بھی وہی لکھا ہی جو اِسمعیل پاشا خدیو مصر کی تقدیر میں تھا +

—— اخبار لکھنؤ وٹنس میں لکھا ہی کہ خدیو مصر نے قریب ایک لاکھہ روپیہ کی جائداد امریکن مشن کیواسطے اِنتقال کر دی ہی + اور جناب مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب بہادر سال بسال دس ہزار روپیہ مشن مذکور کو دیا کرتے ہیں اور اِسوقت تک مہاراجہ صاحب موصوف ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ دے چکے ہیں اِس مشن میں ۲۵ صدر مقام اور ۱۰۰۰ آدمی وہاں پر عشاء ربانی میں شریک ہیں۔ لیکن تمام عیسائی جو اب وہاں موجود ہیں اُنکی تعداد قریب ۸۰۰۰ آدمیوں کے ہوگی اور ۱۲۰۰ طالبعلم مشن اسکولوں میں تعلیم پاتے ہیں + جبکہ مسلمان عیسائی مدرسہ کیواسطے ایک لاکھہ روپیہ بخشنے تو کرسچن کالج بٹالہ کیواسطے اگر گورنمنٹ ہند کچھہ عنایت کرے تو کون تکرار کرنیکا مُنہہ رکھتا ہی +

—— اخبار منشور محمدی میں ایک ویدو مقدمہ بڑی طول وطویل کے ساتھہ درج تھی جسکا خاص منشاء یہہ تھا کہ پادری ٹیپر ز صاحب

اب صاحب منشور محمدی کو لازم ہی کہ اپنی تحریر سابقہ کی تصحیح کرلیں +

بقیہ مسلسل تذکرہ مسیح کی زندگی کا

معلوم ہوتا ہے کہ اس محبت کی نعمت میں یہوداہ اسقریوطی بھی شامل رہا اگرچہ اسکی بیوفائی مسیح کو بخوبی معلوم تھی اسکے سوچنے سے مسیح نہایت گھبرایا اور گواہی دیکر سارے شاگردوں کو مطلع کیا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے مجھے پکڑوا دیگا یوحنا کو تبلایا جسے میں نوالہ تر کرکے دیتا ہوں وہی میرا پکڑوانے والا ہے بعد ازیں مسیح نے نوالہ تر کرکے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسقریوطی کو دیا اور فرمایا جو کچھ کہ تو کرتا ہے جلد کر یہوداہ اسقریوطی وہ نوالہ کھاکر شاگردوں کی مجلس چھوڑکر باہر نکل گیا تاکہ اپنا مطلب انجام کو پہنچاوے اب مسیح کی خدمتگذاری کا وقت پورا ہونے کو ہے مسیح نے باقی رسولوں کو فرمایا ای بچو میں تھوڑی دیر تک تمہارے ساتھ ہوں تم مجھے ڈھونڈھوگے اور جہاں میں جاتا ہوں تم نہ آسکوگے جدائی کے پیشتر میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے میں نے تم سے محبت رکھی اسیطرح تم بھی آپسمیں محبت رکھو یہہ حکم گویا مسیح کی آخری وصیت شاگردوں کے لئے تھی (متی ۲۶ مرقس ۱۴ لوقا ۲۲ یوحنا ۱۳) اِس کھانے کے آخیر میں مسیح نے عشاء ربانی کی سکرمنت کو مقرر کیا اور پطرس کے مسیح سے انکاری ہونیکی خبر دی یہہ بات کسیکو اسقدر ناممکن نہیں معلوم دی جیسے کہ خود پطرس کو اور وہ نہایت دلیری کے ساتھ کہنے لگا کہ ای خداوند میں تیرے ساتھ قید ہونے بلکہ مرنے کو طیار ہوں (متی ۲۶ مرقس ۱۴ لوقا ۲۲ یوحنا ۱۳) پھر مسیح نے پچھلا کلام نصیحت اور تسلی کا اپنے شاگردوں کو سنایا جسکا بیان یوحنا کے ۱۴ سے ۱۷ باب تک ہے جنمیں اُسنے فرمایا اُٹھو یہاں سے چلیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ چلنے کے پیشتر اپنی گفتگو کو ختم کیا یہہ فرمان شاید طیاری کی اطلاع دینے کے لئے تھا ✦

مسلسل بیان مسیح کی زندگی اور تعلیم کا

۱۵ نیسان (۷ اپریل) جمعہ کا روز اور کچھ حصہ اسکی شام کا۔ جب فسح کا کھانا کھا چکے تب وے ایک زبور گاکر باہر نکلے اور زیتون کے پہاڑ کیطرف چلے یہہ زبور غالب ہے کہ دوسرا حصہ ہالیل کا تھا یعنے ایک سو پندرہ زبور سے لیکر ایک سو اٹھارہ زبور تک پہلا حصہ ہالیل کا ایک سو تیرہ اور چودہ زبور ہے اور یہہ گایا جاتا تھا فسح کے کھانے کے شروع میں زیتون کے پہاڑ کے نزدیک پہونچکر یسوع اپنے گیارہ رسولوں کے ساتھ گتسمنی کے باغ میں داخل ہوا اور باغ کے دروازہ کے پاس آٹھ رسولوں کو چھوڑ دیا یہہ کہکر یہاں بیٹھو جبتک میں وہاں جاکر دعا مانگوں تب پطرس اور زبدی کے دو بیٹوں کو ساتھ لیکر آگے چلا گیا اور اُن کے ساتھ گھبرانے اور بہت اداس ہونے لگا اور تھوڑی دور جاکر اُنسے کہا میری جان کو موت کا سا غم ہے تم یہاں ٹھہرو جاگتے رہو اور دعا مانگو اور آپ اُنسے ایک تیر پرتاب آگے بڑھکر زمین پر گرا اور دعا مانگی ای باپ اگر تو چاہے تو یہہ پیالہ مجھسے دور کرے لیکن میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی کے موافق ہو پھر وہ اُٹھکر پطرس یوحنا اور یعقوب کے پاس آیا اور اُنہیں سوتے پاکر پطرس سے کہا ای شمعون تو سوتا ہے کیا تو ایک گھڑی جاگ نسکا جاگتے رہو اور دعا مانگو تا ایسا نہو کہ تم امتحان میں پڑو روح تو مستعد ہے مگر جسم سست ہے لوقا میں اُنکی سُستی اور سونیکا سبب تبلاتا ہے کہ وہ کہتا ہے اُنہیں غم سے سوتا پایا پھر دور چلا گیا اور وہی بات دعا میں مانگی اور پھر آکر اُنہیں سوتا پایا کیونکہ اُنکی آنکھیں نیند سے بھری تھیں پھر اُنہیں چھوڑکر تیسری دفعہ آگے گیا اب اُسے آسمان سے ایک فرشتہ دکھلائی دیا جو اُسے قوی دل بناتا تھا لیکن غم کی لہروں نے نہایت زور کے ساتھ اُس پر حملہ کیا تاکہ وہ جانکنی میں پھنسکر بہت گڑگڑا کر دعا مانگنے اور اُسکا پسینہ لہو کی بوند کی مانند زمین پر گرتا رہا لیکن غلبہ دکھونکا آخر گھٹتا گیا اور وہ طیار ہو گیا کہ اُس پیالہ کو جو باپ نے اُسکے لئے مقرر کیا تھا پیوے اور کہا کہ ای میرے باپ اگر یہہ پیالہ میرے پینے بغیر گذر نہیں سکتا تو تیری مرضی ہو جب دعا سے فراغت پائی تو شاگردوں کے پاس آیا اور اُنہیں سوتے پاکر کہا کہ تم کیوں سوتے ہو اُٹھکر دعا مانگو کہ آزمایش میں نہ پڑو یہہ گتسمنی کا ماجرا برعکس اُس جلال کے ہے جو کچھ عرصہ پہلے گلیل کے پہاڑ پر ظہور میں آیا اُنہیں تینوں شاگردوں کے ساتھ جو اِس موقع کے غم اور پست حالی کے گواہ ہوئے یہہ بیان انجیل نویسوں کی سچائی اور دیانت پر کمال دلالت رکھتا ہے کیونکہ اگر اُنکا قصہ بناوٹ کا ہوتا تو ایسا کبھی نہ کہتے اور اپنے اُستاد ونبی کی اِس قسم کی کمزوری اور پست حالی کا بیان کبھی نہ کرتے اور اِس بیان سے یہہ بھی روشن ہوا کہ خداوند یسوع مسیح میں پوری انسانیت تھی اور اُسکی اُلوہیت انسانیت کے ساتھ مل جل نہیں گئی تھی اور نہ ہر وقت انسانیت کے کام میں مداخلت کرتی تھی اُس سے اُن لوگوں کے خیال کا نقص اور کمزوری ثابت ہوئی جو سمجھتے ہیں کہ مسیح صرف ہمارے نمونہ کے واسطے ہوا کہ ہم پر صبر بردباری اور خود انکاری کا نمونہ ظاہر ہووے باقی آئندہ

منقولات

ہاشم خان انگریزون سے علیحدہ ہوگیا

۲۹ جون کا تار تصدیق کرتا ہے کہ بیشک ہاشم خان اور عبد اللہ خان سرخاب او حصارک کی طرف چلے گئے یہہ بیان کہ ہاشم خاں کیوں چلا گیا اظہر ہے بھلا اُسکو کیونکر گوارا ہوتا کہ عبدالرحمن جو نہ دو تین میں نہ تیرہ میں وہ تو کالے کوسوں سی امارت کابل کرنے بُلایا جاوے اور وہ منہہ تکتے کا تکتا رہجائے۔ ہمارے اخبار کے پڑھنیوالوں کو یاد ہوگا کہ ہمنے ایک آرٹیکل میں ظاہر کیا تھا کہ اگر عبدالرحمن خان کابل کی سرداری کیواسطے ممتاز ہوگا تو ہاشم خاں۔ موسیٰ خان۔ ایوب خان وغیرہ کب چپکے بیٹھینگے افسوس اُس خیال کے مطابق کارروائی ہوتی نظر آتی ہے۔ اگرچہ آجکل کابل کی بے اٹکل خبروں نے ہمارے دماغ کو پریشان کردیا ہے کبھی ہم یہہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ عبدالرحمن اب آیا اب آیا اور کبھی اِسکے خلاف شایع ہوتا ہے کہ وہ اس سببسے نہیں آتا کہ اُسکو گھمنڈ ہوگیا ہے کہ مین امیر افغانستان ہوگیا مجھکو کسیکی حاجت نہیں کبھی یہہ سُن لیا جاتا ہے کہ وہ قندھار کی علحدگی کے سبب دک رہا ہے لیکن ان ساری خبروں سے ہمنے ابتک یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ہمارے لایق افسران انگریزی اُس سے ضرور کانا پھوسی کر رہے ہیں اور وہ ضرور کابل کی طرف آہستہ آہستہ آرہا ہے گو افسران انگریزی نے اطمینان کرلیا ہو کہ وہ صفائی کے ساتھ آتا ہے لیکن ہم کبھی یہہ نہ کہینگے ہاں یہہ ضرور کہینگے کہ اُس نے بہت بڑی چال کی ہے اور وہ ہمارے ساتھ کچھہ دغا نہ کریگا جسوقت وہ داخل کابل ہوگا ہنگامون کی تعداد بڑھیگی اور افغانستان خونی لباس پہنیگا جو فطرت نے شاید اُس کیواسطے تجویز کر دیا ہے

افغانستان آپس کی خانہ جنگیوں اور کاوشوں کے سبب اپنی قوت کو گھٹا دیگا اور جب وہ ضعف کی حالت پیدا کریگا تو گورنمنٹ انگریزی یا کوئی اور گورنمنٹ اُسکے تھلے کے بل نکالے گی اور سیدھا کریگی۔

افسوس عبدالرحمن کی بابت انگریزی اخباروں نے بھی کچھہ بحث نہ کی اگر وہ کرتے تو بیشک دیسی اخبار بھی بانشریح لکھتے مگر ایسا نہ ہوا اور بغیر بحث وغیرہ کے اِس امر کا ہونا مصلحت کے خلاف نظر آتا ہے۔ گورنمنٹ ضرور غور کرے۔

افغانستان کے معاملہ میں جو آجتک پیچیدگیاں پڑی ہیں بعض مدبر کہتے ہیں اُسکا سبب یہہ ہے کہ گورنمنٹ دیسی رایوں پر خیال نہیں کرتی اگرچہ ماشاء اللہ ارکان گورنمنٹ کی رائیں اور اُن کی تجاویز لاثانی ہیں لیکن بعض معاملات اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ مصلحت کے مطابق دیسی رائے کا بھی دریافت کرلینا مناسب ہوتا ہے افغانستان کے معاملات اس قسم کے نہ تھے کہ اُسکو کوئی پارلیمنٹ یا وایسرائے فیصل کرتے بلکہ افغانستان کی کارروائیان کل گورنمنٹ پنجاب کے سپرد ہوتیں اور گورنمنٹ پنجاب بعض لایق رؤسا پنجاب سے مشورہ کرکے کام کرتی تو بہتر ہوتا۔ ملک پنجاب افغانستان سے ملا ہوا ہے وہان کی حالات سے یہہ ملک خوب واقف ہے اُن کے مزاج کے مطابق برتاؤ کیا جاتا اور کیا تعجب ہے کہ وہ درست ہوتا۔

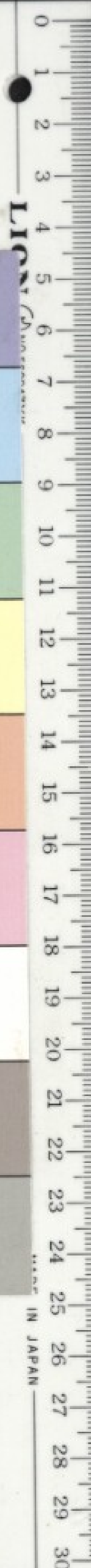
دیسی لوگ کہتے ہیں کہ افغانی اس قسم کے نہ تھے کہ اُنسے شایستگی کے ساتھہ کارروائی کیجاتی اِن اوجھڑون کے ساتھہ تو ایسی ہی اوجھڑ لیجاتی تو یہہ باز آتے گورنمنٹ کو کیا ضرور ہے کہ وہ کندن کی کارروائی کرتی ہے وہ کس کس کو سمجھائیگی اور کس کس کے دل میں اپنا دل ڈالیگی افغانستان کی عام رائے جس سردار کی بابت ہو اُس کو بٹھا کر افواج سرکاری کو بلا لینا واجب ہے۔

مدبر یہہ بھی افسوس کرتے ہیں کہ دیسی اخباروں کی رایوں پر گورنمنٹ کچھہ بھی خیال نہیں کرتی حالانکہ انتظامی قاعدون کے روسے ضرور ہے کہ اُن کی رائے بھی وقعت کے ساتھہ لیجاوے اور اُسپر بحث کیجاوے۔

مسٹر لیپل گریفن صاحب بہادر پولیٹکل افیسر افغانستان

مسٹر لیپل گریفن صاحب بہادر جو کچھہ عرقریزیاں اور جانفشانیاں معاملات کابل کے سُلجھانے میں فرما رہے ہیں دنیا کو روشن ہیں اگر ہم یہہ کہیں کہ تمام افغانستان کے معاملات کا بار صاحب ممدوح اور جنرل رابرٹس وغیرہ کے ذمہ ہے تو بیجا نہ ہوگا۔

اِسوقت تمام ہندوستان اور انگلنڈ میں فقط یہی دو افسر ہیں جن کے ذمہ وہ نازک کام ہیں کہ اُس قسم کے کسی کے ذمہ نہیں ہیں مسٹر لیپل گریفن صاحب بہادر نے علاوہ بے تعداد مہمات وترددات کے انجام دہی کے یہہ کام بھی نہایت نازک طے کیا ہے کہ اُن کی تشریف بری سے بیشتر جو اناپ شناپ روپیہ افغانوں کی نذر وبھینٹ میں جاتا تھا اُسکا یکلخت انسداد فرمایا ہے ہمارے لایق انگریزی ہمعصر کی رائے بہت درست ہے کہ بہ نسبت پہلے کے آپ کے باعث سے اب پانچوان حصہ خرچ باقی نہیں ہا واقعی اسوقت بیجا اخراجات کا بندوبست فرمانا نہایت دوراندیشی کی بات ہے اور اِس معاملہ مین جو کچھہ جناب ممدوح نے کوشش فرمائی ہے فقط ملک ہی مسرت وبشاشت کے ساتھہ آپ کو نہیں دیکھتا بلکہ گورنمنٹ بھی بشاش ہوگی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ جنگ افغانستان کو حسب مشورہ گورنمنٹ اِس اسلوبی کے ساتھہ ختم کرینگے کہ گورنمنٹ انگریزی اور افغانستان



کے حق میں بھی بہتر ہو اور اپنے اغراض بھی پورے ہوجاوین - از انجمن پنجاب

الہ آباد کا بیان

شہر الہ آباد حقیقت میں بہت پرانا شہر ہو لیکن اُس کے اگلے احوال کو دریافت کرنا مشکل ہو - ہنود کے عہد سلطنت میں وہ پرایاگ نام سے ایک مشہور تیرتھ ہوگیا - شاید اُسکا پہلا ذکر مہابھارت میں ملتا ہو جہاں کہ وہ پرتانیا کے نام سے مذکور ہو - لکھا ہو کہ مسیح سے پیشتر ۱۴ صدی میں پانڈو بھائی وطن سے نکالے جاکے وہاں بھیجے گئے قلعہ اور شہر جو اب ہیں سو کچھ بہت قدیم نہیں معلوم ہوتے کیونکہ کہتے ہیں کہ اکبر شاہ نے ۱۵۷۵ء میں انکی بنا ڈالی لیکن معلوم ہوتا ہو کہ بہت قدیم زمانے سے یہاں کوئی قلعہ اور شاید شہر بھی موجود تھا - تواریخ میں لکھا ہو کہ جس لیر کے گھرانے سے جو جادو بنسی تھے کہیں گنگا اور جمنا کے ملنے کی جگہ کے نزدیک پریاگ نامے ایک شہر آباد کیا بلکہ مقدونی سلطنت کے ایام میں سلوکاس بادشاہ نے میکاس تھینس نامے ایک ایلچی کو ہندوستان میں بھیجا اور اُسنے پریاگ کی سیر کی جب کہ والمیکی رامائن لکھی گئی تو واضح ہوتا ہو کہ کوسلا کا راجا جو اپوبھیا نامے رہتا تھا گنگا کی اوتر طرف راج کرتا تھا اور پریاگ اُس کے علاقہ میں داخل تھا لیکن بھیل وغیرہ بندیل کی قومیں گنگا کے دکھنی طرف حکومت کرتی تھیں چنانچہ لکھا ہو کہ جب رام اور سیتا اور لچھمن جلاوطن کئے گئے تو گوہا بھیلوں کا راجا اُنہیں پریاگ میں لایا اور جب وہ آگے بڑھے تو اُسنے اُن کی رہنمائی کی +

تلسی داس کا رامائن ۱۵۷۵ء میں لکھا گیا ہو اُس میں راما کا پریاگ میں آنا اور بھردواج سے وہاں ملاقات کرنا بیان کیا جاتا ہو دیکھو رامائن بالکنڈ چوپائی ۵۵ جیسا کہ لکھا ہو +

دوھا

پرتھم کہی سمباد سوئی کہیو ہو بیتو بوجھائی
ابدگھوپت پدپنکھہ رہو کہو دھرنائی پرساد
کہوں جوگل مونی بربگیرمن سو بھجک سمباد

چوپائی

بھردواج مونی بسہن پریاگا جن ہن رام پدات ان راگا
تاپس سم دم دیا ندھانا پرمارتھہ پتھہ پرم سوجانا
ماگھہ مگرگت رب جب ہوئی تیرتھہ پتہیں آو سب کوئی
دیو بنج کنّنر نر سرینی سادر مجھیں سکل تری دینی
پوج ہن مادیو پد جل جانا پرسے اچھیبٹ ہرکھت گاتا
بھردواج آسرم ات پاون پرم رُو منیو منند ھاون
تھان ہوئی مونی رشی سماجا جاہن جی مجن تیرتھہ راجا
مجن پات سمیت او چھا کنہیں پر سپرہری گن گاہا

دوہا

برہم نیروپن دھرم بدہن تنتو ویہاگ
کہیں بھگت بھگونت کی سُن یت گیان براگ

چوپائی

انہیں پرکار بھرے مکرنا ہیں پونی سب جن جن آسرن جاہیں
پرت سنبت اس ہوئی انندا مکر مجے گنیں ہیں سنے پرندا
پھر کتاب مذکور کے ایودھیا کانڈ میں لکھا ہو +

چوپائی

پرات پراتکرت کر رگھورائی تیرتھہ راج دیکھہ پربھو جائی
سچی ستی سر دوھا بری ناری مادھی سرس خٹ ہنکاری
جار پدارتھہ بھرا بھنڈار و بنی پردیس ات چارو
چیتر اگم گرگاڑ سہاوا سپن انہو جنپرت پچھہ نہ پاوا
سپن سکل تیرت بربارا کہو کہا انیک وہن رندھا را
سنگم سہاسن سنبھہ سہاچھتر اکشیبٹ منی من موہا
جنور مبو جل گنگا ترنگا دیکھہ ہو ہیں دکھہ دارد بھنگا

دوہا

سو ہیں سوکرت سادھو سوچے پاوہیں سب من کام
بندی بید پران گن کہہ ہیں بے مل گن گرام

چوپائی

کو کہے سکے پریاگ پربھاو کلوک پنج کنجر مرگ راو
اس تیرتھہ پتی دیکھہ سہاوا سکھہ ساگر رگھوور سکھہ پاوا
کہے سنی انوجہیں سکہیں سُنائے شری کہہ تیرتھہ راج بڑائے
کرے پرنام دیکھت بن باگا کہت مہاتم اتے ان راگا
ایہہ بدہی آ بلو کیہ بینی سو مرت سکل منگل دینی
مودت ان ہائے کن سو سید اپوجی تیرتھہ دیوا
تب پربھو بھردواج پہن آئے کرت ڈنڈوت منی اُرلائے
بہہ سدھ پائے پریاگ نواسی بٹو تاپس منی سدھ اداسی
بھردواج آشرم سب آئے دیکھیں دسرت سوبن ہوا
چنانچہ بھردواج کا میلا اب تک کرنیل گنج کے پاس ہوا کرتا ہو +

خیر رام کا ایام جیسا ہووے ویسا ہووے لیکن بعد ازاں سیکڑوں برس الہ آباد کا ذکر بہت کم ملتا ہو لیکن تو بھی وہاں آبادی بنی رہی کیونکہ مسیح کے بعد چوتھی صدی میں فاہین نامے ایک چینی مسافر ہندوستان کی سیر کرکے الہ آباد سے ہوکے گیا تھا اور اسوقت تک کوسلا کے راج میں گنا جاتا تھا اُسکے تین سو برس بعد ہوین تسانگ نامے ایک دوسرا چینی مسافر جو چین کے بدھ والوں کی طرف سے بھیجا گیا تھا تاکہ ہند کے بدھ والوں کی کیفیت دریافت کرے وہ بھی الہ آباد میں پہنچا +

باقی آیندہ

اخبارات تاربرقی

کابل - سول ملٹری گزٹ بحوالہ تحریر نامہ نگار مورخہ ۲۵ جون لکھتا ہے کہ کل رات سو ہزار ایلچی میر بچہ کی کمپ قرزا سے کرنزمیر کو آئے اور چھبیس گھوڑے سردار نقشبند خان سرور خان اور سیدی خان کے تھے لیگئے کرز کے لوگوں نے کچھ بھی مزاحمت نہیں کی قلعہ شاہ غازی میں چار سو سوار مع بہادر خان عبد الغفور اور غلام حیدر خان چرخ کے ہیں دو ہزار پیادے جن میں جادرانی منگل ہیں وہ مختلف قلعات میں ہیں ایک اور نامہ نگار نے ۲۶ تاریخ کو لکھا کہ قلعہ شہر اور قلعہ شہر نواز کو جس میں ہزارہ کے لوگ رہتے تھے اُسکو ہزاروں نے لوٹ لیا اور فیض محمد خان اور عظمت اللہ خان غزنیں کو گئے۔

شملہ - ۲۹ جون مسٹر لیپل گریفن صاحب شملہ میں بلائے گئے ہیں تاکہ حضور ویسرائے صاحب بہادر کے ساتھ معاملات افغانستان کی نسبت مشورت کریں اور امید کی جاتی ہے کہ صاحب موصوف چندروز میں یہاں پہنچ جائینگے۔

کابل - ۲۹ جون عبدالرحمن خان نے ہماری آخری تجویز کا جواب اخلاق سے دیا ہے مگر اُس نے خود پسندی سے ہمارے بیان کو اُلٹ دیا ہے کہ وہ صرف افغانستان سوائے قندھار اور اُن اضلاع کے جو ہم نے عہدنامہ گندمک میں مخصوص کئے ہیں حاصل کرسکتا ہے وہ یہہ یقین کرتا ہے کہ ہم اُسے سلطنت امیر دوست محمد دینے کو تیار ہیں ہمارا وکیل احمد فضل خان جو خان آباد میں ہے کابل میں واپس آویگا - عبدالرحمن خان تھوڑے عرصہ تک کوہستان کو روانہ ہوگا اسلئے شہر کی وہ افواہیں جو میں نے کل بذریعہ تاربرقی بھیجی ہیں تصدیق ہوتی ہیں۔

مسکین عالم قلعہ ساگا سے پرے جو میدان میں ہے اُس نے دو ملکوں پر جو ہمارے دوست ہیں پانچہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

خبر آئی ہے کہ عصمت اللہ خان مسکین عالم کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے میدان میں آیا ہے اُس ضلع میں اب ایک ہزار سے زیادہ غازی نہیں ہیں۔

جماعتیں ابھی تک مقام کلانگر اور بارا کی بارگ میں ہیں محمد جان نے بادشاہ خان کو اُس غرض سے بُلایا ہے کہ وہ حتی الامکان آدمی اور روپیہ لیکر بارا کی بارک پر اُس سے شامل ہوجائے - بادشاہ خان ۲۶ تاریخ کو روانہ ہونیوالا تھا مگر جنرل ہلز صاحب کے زاہد آباد میں وارد ہونے سے ڈر کر پہاڑیوں میں اپنے قلعہ کو بھاگ گیا - موسیٰ خان اور غزنی کے رہنما لوگ ابھی تک بارا کی بارگ پر ہیں اور وہاں کے لوگ روزمرہ جماعت سے بھاگتے ہیں - اور اقوام لوگار عموماً شامل ہونے سے انکار کرتے ہیں - بابا خوشنکار کی قوم غازا محافظت کی تیار نہیں کر رہے ہیں اور مورچونکی تیاری میں مصروف ہے - تمام بے ختیار لوگ اور کیمپ کے ہمراہ رہنیوالے جو منظور شدہ تقرری سے زیادہ ہیں اُنکو حکم ہوا ہے کہ وہ ۶ جولائی کو کابل سے روانہ ہوں سامان رسد شہر میں بہت کم ہے آج کرنیل مارمن صاحب نے مع ایک دستہ فوج کے جس میں چھہ کمپنی پیادہ - دو توپیں اور ایک اسکواڈرن ہے کرنزمیر کے شمال سے ڈھاکہ کی جانب سراغ رسانی کی تاکہ ٹھیک ٹھیک پیمایش کریں - وہ ملک کی نسبت رپورٹ کرتے ہیں کہ آگے بڑھنے کے لئے ضروری ہے بابا خوشنکار کے قریب اُنھوں نے ایک جماعت قریب ایک ہزار آدمی کے ماتحت برادر میر بچہ کے معلوم کی مگر ہماری فوج کے پہونچنے پر وہ تمام بھاگ گئے اور کوئی مقابلہ نہ کیا۔

جنرل گف صاحب بیان کرتے ہیں کہ لگھمن کا خان میدان میں جماعتوں کی ترقی کی خبر دیتا ہے اور یہہ بھی کہتا ہے کہ عصمت اللہ خان وہاں ہے۔

شہر کابل میں سامان رسد کی کمیابی بدرجہ غایت ہے اور غلہ بالکل نہیں ملسکتا لوگ صرف میوہ جات پر گذارہ کرتے ہیں - تمام غلہ ہماری فوجوں کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔

آج صبح رہزنوں کے ایک گروہ نے جگدلک اور پزوان کے درمیان ایک محافظ گارد پر حملہ کیا اور پنجاب انفنٹری نمبر ۳۱ کے چھہ سپاہیوں کو مار دیا اور دو کو مجروح کیا - میجر ڈی صاحب پزوانسے رہزنوں کے پیچھے گئے مگر وہ بھاگ گئے یہہ حملہ اُسجگہ کے قریب ہوا جہاں چوروں نے گذشتہ ہفتہ کو بقدر بہت سا سامان حاصل کیا تھا جو حتی الامکان اُنکو آج اور قصد کرنے کے لئے رہنما کرتا - سکندر خان کی تمام جائداد نہیں لوٹی گئی بلکہ صرف بیس ہزار کی قیمت کا اسباب لوٹا گیا۔

شملہ - ۳۰ جون - ایک گروہ خجندی مسافروں کا کل کابل میں داخل ہوا یہہ قیس دن میں مقام اور اشیا سے آئے ہیں یہہ رپورٹ کرتے ہیں کہ روسی فوج مقام قوقند سے براہ اوش اور گلچا کے کاشغر پر روانہ ہوئی چینیوں نے کامل زک تیرک کی گھاٹیوں میں دی چینی فتح حاصل کرتے ہوئے روسی عملداری میں داخل ہوئے اور روسیوں نے مقام کزل کرغن میں جنگ کی اور مجبور کیا کہ وہ مقام اوش کو واپس جائیں اور روسیوں کی رسد بھی بہت سی ضائع ہوئی چینی اُسوقت گلچا میں تھے جب کہ یہہ مسافر وہاں سے روانہ ہوئے۔



کابل - ۲۹ جون ہاشم خان اب جگے مین قریب خورد کابل کے ہیں بہ ترغیب عبد اللہ خان ہاشم خان تجویز کر رہے ہیں کہ دو لاکھ روپیہ صرف کریں۔ بہت بڑا حصہ فوج یعقوب خان کے سپاہیوں کا اُن کے ساتھہ موجود ہی۔ ہاشم خان کا بھاگنا عبد الرحمن خان کے کسی خط کی وجہہ سے تھا اور اس وجہہ سے کہ کوئی مقام اُنکے لئے جائے پناہ کا نہیں رہا۔ اُنہوں نے عبد اللہ خان کا کہا مانا اور اپنی حفاظت کے لئے نکل آئے۔ اب یہہ بات سمجھا دیگئی کہ عبد الرحمن خان نے ہماری خواہش سے عمداً غلط فہمی کی قندھار ہماری زیر حفاظت ہی۔ یہہ بات غیر ممکن نہیں ہی کہ وہ یہہ سنکر واپس آئیں۔ عبد الرحمن خان کی حرکات کا سمجھنا مشکل ہی کہ وہ کیا کرینگے وہ جانتے ہونگے کہ غزنی کے لوگ ہنوز آمادہ ہیں کہ یعقوب خان کے خاندان سے کوئی شخص امیر مقرر ہوا اور ہم عبد الرحمن خان کی سازشیں موسیٰ جان کو امیر مقرر کرکے دور کر سکتے ہیں اِس صورت میں غالباً لوگاری درو ک اور تمام غلزئی ہماری طرف ہوجائینگے مسکین عالم کا اثر بھی بلاشک ہماری جانب ہوگا۔ ایک ارسال چارسو ہندوستانی سپاہی اور لشکریوں کی زیر حفاظت دو کمپنی تیسری سکھہ پلٹن کے زیر کمان میجر ایلابی کے آج ہندوستان کو روانہ ہوئی یورپین لوگ بوجہہ شدت گرمی رستہ کے علیل ہیں۔ آج زیر کمان کرنیل نارمن کے جنرل گفنڈ کے کیمپ فرزا کی طرف گرد آوری ہوئی تھی جہاں یہہ سُننے میں آیا کہ بہت بڑا ہجوم تھا۔ نزدیک بابا کوچکار کے اِس گروہ کو ایکہزار کوہستانی زیر کمان برادر میر بچہ کے نظر آئے اور بعد خفیف مقابلہ کے بھاگ گئے۔ استالیف کی راہ کھلی ہوئی اور آسان گذار تھی۔ آج صبح اُسی مقام پر جہاں سکندر خان لوٹے گئے تھے ایک جم غفیر حصارک کے لوگوں نے ایک ارسال پر حملہ کیا۔ گارد ۳۱ ہندی پلٹن کے چھہ آدمی مارے گئے اور دو زخمی ہوئے۔ جب کمک پژون سے پہونچی تو لٹیرے بھاگ گئے۔

قندھار - ۲۹ جون ہرات سے کاروان آئے ایوبخاں کی فوج کی خبر لائے ہیں کہ وہ روزہ باغ میں مقیم ہی۔ اور علی العموم بڑھنے کی تیاری ہورہی تھی۔ شاہ نے ممانعت کی ہی کہ بندوق کی ٹوپیاں ایران سے ہرات کو نہ جائیں اور ایک کلگرسوداگر جو بہت سی ٹوپیاں مشہد سے لئے جاتا تھا سرحد پر گرفتار ہوا اُسکو واپس لے گئے۔ ایوب خاں نے دختر خان آغا رئیس جمشیدیوں سے شادی کی۔ گرمی یہاں کسیقدر کم ہی۔ فوج کی تندرستی اصلاح پذیر ہی یورپین ہسپتالوں میں صرف چھہ فیصدی مریض ہیں۔ ولی ابھی تک مقام کرشک میں ہیں اُنہوں نے دو پلٹنیں اور کچھہ سوار چار توپیں سرحد کو بھیجی ہیں۔

چھاونی انبالہ ۳۰ جون حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر معہ لیڈی صاحبہ و دیگر متعلقین کے شملہ سے انبالہ میں رونق افروز ہوئے۔ اور ۱۰ بجے رات کے سپیسل ٹرین پر سوار ہوکر غازی آباد میں ۳ بجے ۵۴ منٹ صبح کے پہونچے اور بمبئی کو روانہ ہوئے +

کابل - یکم جولائی ہاشم خاں نے لیپل گریفن صاحب کو لکھا ہی کہ میں انگریزوں کے برخلاف مفسدانہ سازشوں کا مطلق ارادہ نہیں رکھتا +

کل ایک دربار منعقد ہوا تھا اور اسمیں ضلع بامیان کے اُن ہزاریوں کو جنہوں نے اچھی خدمت دی تھی خلعت اور تحفے دیئے گئے۔ افضل خان آج نہیں پہونچا غالباً کل آویگا۔ شاید کوہستان میں دیر لگ گئی ہوگی۔ پدخس علاقہ لوگار میں کل پانسو آدمی اور کئی مفسد ملکر جمع تھے مگر اُن سواران کے پہونچنے پر جو گرد آوری کرنے گئے تھے تمام التیمور کی طرف بھاگ گئے۔

کابل - ۲ جولائی جنرل ہلز صاحب کی طرفسے آج خبر پہونچی ہی کہ اُنہوں نے زرغون شہر کے متصل وزیریوں کے مقابلہ میں قطعی فتح حاصل کی۔

کابل - ۲۸ جون عبد الرحمن خاں نے ایک گشتی پیام رئیسوں اور آدمیوں کو بھیجا ہی جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ نے ہمکو تمام افغانستان کی امارت دینی چاہی ہی جسکی حکومت میرے دادا مع قرم قندھار وغیرہ کے کرتے تھے اور میں نے اِس امر کے قبول کرنے کی تجویز قرار دی ہی اور جلد تر بزوں واقع کوہستان کو آونگا۔

ایک خط میں بجواب آخری پیام کے سُنا ہی کہ اُنہوں نے ایسا ہی لکھا ہی اور اِس امر کو یقین کیا ہی کہ برٹش نے اُنکو متحد حکومت افغانستان کی دینا چاہی ہی۔ یہہ خیال نہایت بدمعاملگی کا ہی کیونکہ ہم نے اپنے وعدہ میں صاف بیان کردیا تھا کہ افغانستان کی حکومت علاوہ قندھار قرم کے ہم دینا چاہتے ہیں اور کہدیا تھا کہ یہہ دونوں مقام علیحدہ رکھینگے اس کی واپسی کی نسبت کوئی بحث تقریر ممکن نہ تھی۔ اسبات میں شک نہیں کہ وہ بڑون کو آتے ہیں یہہ بھی ممکن ہی کہ جب ہم اس فضول بیان کی تردید کرینگے تو ہماری خلاف وعدگی ثابت کرکے تمام افغانستان پر حکومت کرنیکے لئے جنگی واویلا مچائینگے جو چٹھی مسٹر لیپل گریفن کو اُنہوں نے بھیجی وہ کافی دوستانہ ہی مگر یہہ امر صاف ہی کہ اُنہوں نے عمداً ہماری شرائط کی سمجھہ میں غلطی کی ہی اگر اُنہوں نے تمام افغانستان کو چاہا تو یہہ خواہش اُنکی مشکل کی ہوگی +

قندھار۔ ۳۰ جون۔ شہر میں خبر مشہور ہے کہ ایوب خان ہرات سے معہ اپنی فوج کے روانہ ہوا جس میں گیارہ پلٹن چھتیس توپیں اور بہت سے رگلر اور ارگلر ہیں۔ بیان ہے کہ اُنہوں نے اپنی فوج سے کہا کہ برٹش نے قندھار میں لکھوکھا روپیہ صرف کیا پس جب وہاں سے انگلش کو نکالدینگے تو مال اسباب روپیہ عورت مرد جو کچھ وہاں ہے سب اپنا ہی ہے زیر کمان گورنر ترکستان کے بہت سے سوار ہیں۔ گرمی کسی قدر کم ہے +

لنڈن۔ یکم جولائی۔ آج صبح کے اخبار ٹیمس میں ایک فقرہ اِس مضمون کا لکھا کہ فرقہ کنسرویٹو نے منظوری اجرائے قانون کی کرلی ہے جس سے ممبران پارلیمنٹ اگر صداقت فرمانبرداری کی کرسکیں بابت سہ ماہی جون کے مالی نقشے طبع ہوئے ایک کروڑ پچانویں لاکھ پونڈ یعنے ساڑھے اُنتیس کروڑ سکہ آمدنی ہوئی بمقابلہ پارسال کے ستر لاکھ روپیہ اضافہ ہے +

برلن۔ ۳۰ جون۔ جلسہ کانفرنس برابر اپنی یادداشت پر قایم ہے جس نے سرحد یونان قایم کی تھی اُس فیصلہ کی نقل ٹرکی اور یونان کو بھیجدی گئی +

قندھار۔ یکم جولائی۔ ایوب خان معہ فوج ہرات سے فرح میں پہونچا۔ اسکے مقدمۃ الجیش کا رسالہ سڑک قندھار پر کسی قدر آگے تھا +

لودیانہ

اِس سے زیادہ اور کیا خبر ہوگی کہ سنیچر کی شام سے بارش شروع ہوئی اور منگل تک ہوتی رہی۔ اِس عرصہ میں شہر کے لوگوں کی زبان سے الامان الامان نکلتا رہا۔ صدہا مکان گرگئے اور ٹپکنے سے تو کوئی بھی خالی نہیں رہا۔ ہمنے سُنا ہے کہ چند اموات بھی مسماری مکانات کے باعث سے وقوع میں آئی ہیں +

۷ر جولائی کے اجلاس مینوسپل کمیٹی میں کسبیوں اور خانگیوں کی نسبت خاص حکم ہوگیا ہے کہ اُنکو شہر کے اندرونی گلی کوچوں سے اُٹھاکر لُچہ بازار میں بسایا جاوے۔ اور آج سے اُن کو ایک ماہ کی مُہلت دیجاوے اگر وے نہ اُٹھیں تو جبراً اُٹھایا جاوے + دیکھئے اِس حکم کی تعمیل کسطور سے ہوتی ہے +

بازاروں میں جو مویشی آوارہ پھرا کرتی ہیں اُنکی نسبت حکم ہوا ہے کہ اگر اُن کے مالکان آوارہ پھرنے دینگے تو حسب قانون اُن سے مواخذہ کیا جاویگا۔ شہر کے بعض حلوائی باسی دہی بلکہ سڑی ہوئی اشیا فروخت کرتے رہتے تھے چنانچہ ہفتہ حال میں ایک حلوائی بجرم مندرجہ ایک ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کا سزاوار ہوا۔ اگر سبزی فروشوں کی طرف بھی جو باسی ترکاری فروخت کرتے ہیں توجہ ہو جاوے تو اچھا ہے۔ اخبار دہلی پنچ۔ جو روتوں کو ہنسانیوالا اور سوتوں کو جگانیوالا اور کم فہموں کو سمجھانیوالا مقام دہلی مطبع دہلی پنچ سے شائع ہوتا ہے نہایت ہی عمدہ پرچہ ہے شائقین کو چاہیے کہ فوراً خریداری کی درخواستیں بھیجدیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا